



Noble Quran

الحَكِيمُ الْقُرْآن

Quran Urdu Translation اردو ترجمہ

Maulana Muhammad Sahib

مولانا محمد صاحب جو ناگڑھی

Quran Tafsir تفسیر

Maulana Salahudin Yusuf

مولانا صلاح الدین یوسف

Surah Al Buruj

سورة البروج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Surah Buruj

سورة البروج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ (۱)

برجوں والے آسمان کی قسم

برج، برج کی جمع ہے، برج کے اصل معنی ظہور کے ہیں، یہ کوکب کی منزلیں ہیں جنہیں ان کے محل اور قصور کی حیثیت حاصل ہے ظاہر اور نمایاں ہونے کی وجہ سے انہیں برج کہا جاتا ہے

تفصیل کے لیے دیکھیے الفرقان، ۱۱ کا حاشیہ

بعض نے برج سے مراد ستارے لیے ہے۔ یعنی ستارے والے آسمان کی قسم،

بعض کے نزدیک اس سے آسمان کے دروازے یا چاند کی منزلیں مراد ہیں (فتح القدر)

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ (۲)

وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم!

اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (۳)

حاضر ہونے والے اور حاضر کئے گئے کی قسم

شَٰهِدٍ اور مَشْهُودٍ کی تفسیر میں بہت اختلاف ہے،

امام شوکانی نے احادیث و آثار کی بنیاد پر کہا ہے کہ شَٰهِدٍ سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس دن جس نے جو بھی عمل کیا ہو گا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا، اور مَشْهُودٍ سے مراد عرفہ کا دن ہے،

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ (۴)

(کہ) خندقوں والے ہلاک کئے گئے

یعنی جن لوگوں نے خندقیں کھود کر اس میں رب کے ماننے والوں کو ہلاک کیا، ان کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے
قتل بمعنی لعن۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ (۵)

وہ ایک آگ تھی ایندھن والی

یہ خندقیں کیا تھیں؟

ایندھن والی آگ تھیں، جو اہل ایمان کو اس میں جھونکنے کے لئے دہکائی گئی تھی۔

إِذْهُمْ عَلَىٰهَا قُعُودٌ (۶)

جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے

کافر بادشاہ یا اسکے کارندے، آگ کے کنارے بیٹھے اہل ایمان کے جلنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے، جیسا کہ اگلی آیت میں ہے۔

وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ (۷)

اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے۔

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (۸)

یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ) کا بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے

یعنی ان لوگوں کا جرم، جنہیں آگ میں جھونکا جا رہا تھا، یہ تھا کہ وہ اللہ غالب پر ایمان لائے تھے، اس واقع کی تفصیل جو صحیح احادیث سے ثابت ہے، مختصراً ملاحظہ فرمائیں۔

واقعہ اصحاب الاخدود:

گزشتہ زمانے میں ایک بادشاہ کا جادو گر اور کاہن تھا، جب وہ کاہن بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایک ذہین لڑکا دو، جسے میں یہ علم سکھا دوں، چنانچہ بادشاہ نے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کر کے اس کے سپرد کر دیا۔

لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا بھی مکان تھا، یہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا، جو اسے اچھی لگتیں، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، ایک مرتبہ یہ لڑکا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بہت بڑے جانور (شیر یا سانپ وغیرہ) نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، لڑکے نے سوچا، آج میں پتہ کرتا ہوں کہ جادو گر صحیح ہے یا راہب؟

اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا اے اللہ، اگر راہب کا معاملہ، تیرے نزدیک جادو گر کے معاملے سے بہتر اور پسندیدہ ہے تو اس جانور کو مار دے، تاکہ لوگوں کی آمد و رفت جاری ہو جائے

یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا۔

لڑکے نے جا کر یہ واقعہ راہب کو بتایا راہب نے کہا، بیٹے! اب تم فضل و کمال کو پہنچ گئے ہو اور تمہاری آزمائش شروع ہونے والی ہے۔ لیکن اس دور آزمائش میں میرا نام ظاہر نہ کرنا، یہ لڑکا مادر زاد اندھے، برص اور دیگر بیماریوں کا علاج بھی کرتا تھا لیکن ایمان باللہ کی شرط پر، اسی شرط پر اس نے بادشاہ کے ایک نابینا مصاحب کی آنکھیں بھی اللہ سے دعا کر کے صحیح کر دیں۔

یہ لڑکا یہی کہتا تھا کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ شفاعت فرمادے گا، چنانچہ اس کی دعا سے اللہ شفا یاب فرمادیتا،

یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا، بعض اہل ایمان کو قتل کرادیا۔

اس لڑکے کے بارے میں اس نے چند آدمیوں کو کہا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے پھینک دو، اس نے اللہ سے دعا کی پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی جس سے وہ سب مر گئے اور اللہ نے اسے بچالیا۔

بادشاہ نے اسے دوسرے آدمیوں کے سپرد کر کے کہ کہا کہ ایک کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ لے جا کر اسے پھینک دو، وہاں بھی اس کی دعا سے کشتی الٹ گئی، جس سے وہ سب غرق ہو گئے اور یہ بچ گیا۔

اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا، اگر تو مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر مجھے تیر مار، بادشاہ نے ایسے ہی کیا جس سے وہ لڑکا مر گیا لیکن سارے لوگ پکار اٹھے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ چنانچہ اس نے خندقیں کھدوائیں اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ جو ایمان سے انحراف نہ کرے اس کو آگ میں پھینک دو، اس طرح ایماندار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے، حتیٰ کہ ایک عورت آئی، جس کے ساتھ ایک بچہ تھا وہ ذرا تھکھی، تو بچہ بول پڑا، اماں صبر کر تو حق پر ہے (صحیح مسلم)

امام ابن کثیر نے اور بھی بعض واقعات نقل کئے ہیں جو اس سے مختلف ہیں اور کہا ہے، ممکن ہے اس قسم کے متعدد واقعات مختلف جگہوں پر ہوئے ہوں (تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (۹)

جس کے لئے آسمان و زمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لَمْ يَكُنُوا لَهُمْ فِتْنًا أَفَلَمْ يَتَوَبُّوا فَأَلْهُمُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ (۱۰)

بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا

عذاب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ (۱۱)

بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (۱۲)

یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

یعنی جب وہ اپنے ان دشمنوں کی گرفت پر آئے جو اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے اور اس کے حکموں کی مخالفت کرتے ہیں تو پھر اس کی گرفت سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ (۱۳)

وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

یعنی وہی اپنی قوت اور قدرت کاملہ سے پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور پھر قیامت والے دن دوبارہ انہیں اسی طرح پیدا کرے گا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

وَهُوَ الْعَفْوَءُ الْوَدُودُ (۱۴)

وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ (۱۵)

عرش کا مالک عظمت والا ہے۔

یعنی تمام مخلوقات سے معظّم اور بلند ہے اور عرش، جو سب سے اوپر ہے وہ اس کا مستقر ہے جیسا کہ صحابہ و تابعین اور محدثین کا عقیدہ ہے۔ المجید صاحب فضل و کرم۔

فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ (۱۶)

جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے

یعنی وہ جو چاہے، کر گزرتا ہے اس کے حکم اور مشیت کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے نہ اسے کوئی پوچھنے والا ہی ہے۔

حضرت ابو بکر سے ان کے مرض الموت میں کسی نے پوچھا کیا کسی طبیب نے آپ کو دیکھا ہے

انہوں نے فرمایا کہ ہاں،

پوچھا اس نے کیا کہا،

انی فعال لہا ارید، میں جو چاہوں کروں، میرے معاملے میں کوئی دخل دینے والا نہیں۔ (ابن کثیر)
 مطلب یہ تھا کہ معاملہ اب طیبوں کے ہاتھ میں نہیں رہا میرا آخری وقت آ گیا ہے اور اللہ ہی اب میرا طبیب ہے جس کی
 مشیت کو ٹالنے کی کسی کے اندر طاقت نہیں۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ (۱۷)

تجھے لشکروں کی خبر ملی ہے؟

یعنی ان پر میرا عذاب آیا اور میں نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا، جسے کوئی ٹال نہیں سکا۔

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ (۱۸)

(یعنی) فرعون اور ثمود کی۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ (۱۹)

(کچھ نہیں) بلکہ کافر جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَاللَّهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُحِيطٌ (۲۰)

اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ، ہی کا اثبات اور اس کی تاکید ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ (۲۱)

بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا۔

فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (۲۲)

لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے، جہاں فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ حسب ضرورت اسے نازل فرماتا ہے۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com